Comp. Urdu

باغ و بہار (میر امن)

"باغ و بہار" کوئی طبع زاد تصنیف نہیں بلکہ ترجمہ ہے لیکن اسے اردو کے نثری ادب میں نہایت بلند مرتبہ حاصل ہے۔ اردو نثر کو لفاظی، عبارت آرائی، قافیہ اور وزن کی پابندی سے نجات دلانے کی طرف یہ پہلا انقلابی قدم تھا۔ باغ و بہار کی سادگی میں غضب کی دلکشی ہے۔ اس کی سادہ و بے تکلف نثر نے اردو کو ایک نیا راستہ دکھایا اور اہل قلم کو یہ احساس دلا دیا کہ سادگی کا حسن بناوٹی حسن سے زیادہ جاذبیت رکھتا ہے اور زبان اسی وقت ترقی کر سکتی ہے جب وہ رنگینی، پیچیدگی، لفاظی اور بناوٹ سے نجات پالے۔

اردو نثر کی تاریخ میں باغ و بہار کو ایک سندی حیثیت حاصل ہے۔ باغ و بہار کی اسی خوبی کے اعتراف میں سر سید احمد خان نے کہا تھا کہ "میر امن کو اردو نثر میں وہی مرتبہ حاصل ہے جو میر تقی میر کو شاعری میں حاصل ہے۔ میر امن نے عربی و فارسی الفاظ کے استعمال سے جہاں تک ہو سکا ہے پرہیز کیا ہے۔ انہوں نے قصداً عام بول چال کے الفاظ لانے کی کوشش کی ہے۔ ہندی الفاظ کو بالعموم ترجیح دی ہے۔ مثلاً پیغام کی جگہ سندیسہ، دونوں کی جگہ دوپٹہ جیسے لفظ استعمال کرتے ہیں۔

"باغ و بہار" کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے مطالعے سے اس زمانے کی معاشرت کا جیتا جاگتا مرقع پیش نظر ہو جاتا ہے۔ اس عہد کے طور طریقے، کھانا پینا، لباس و زیورات، اخلاقی تصورات اس کتاب سے سبھی کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ ہماری زبان کی ایک سدا بہار کتاب ہے۔

اسے ہر دور میں شوق سے پڑھا جاتا رہا ہے اور پڑھا جاتا رہے گا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔

میر امن نے روایتی طور پر اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کی ہے۔ اور واقعات میں ترمیم و اضافہ کا اصول بھی برتا گیا ہے۔ سطحی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ باغ و بہار کی اسلوب نہایت سہل اور سادہ ہے۔ اردو نثر کی کتاب باغ و بہار ہندوستان کی تاریخ میں آج تک قابل سند سمجھا گیا ہے۔ "باغ و بہار" کی نثر نگاری ایک غیر معمولی اہمیت پر مقدم ہے۔ باغ و بہار کا انداز بیان انفرادی آہنگ پر قائم ہے جو اس کی نثر کی اہمیت کی دلیل ہے۔